

5234- طلاق کے وقت بچے کا زیادہ حقدار کون ہے ماں یا باپ؟

سوال

میں نے ایک مطلقہ عورت سے شادی کی ہے اور اس کا پہلے خاوند سے تین برس کا بچہ بھی ہے، ہماری شادی سے لیکر آج تک بچے کے والد نے بچے کو ماں کے پاس رات گزارنے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی وہ زیادہ ملنے ہی دیتا ہے، ہم نے اسے کہا کہ اہل علم سے فیصلہ کرو اتے ہیں لیکن وہ بچے کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہے اور افسوس کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ قرآن و سنت کا بھی پابند نہیں۔

بچہ روتا ہے اور جب جانے وقت ہو تو اسے غصہ کی بنا پر عصبیت سی آجاتی ہے، وہ اپنی زبان سے کہتا ہے حالانکہ اس کی عمر صرف تین برس ہے سبحان اللہ میں اپنے والد کے ساتھ نہیں جانا چاہتا۔

اس میں یہ بات روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہے، اس لیے ہم نے بیوی کے حق کے لیے عدالت میں جانے کا سوچنا شروع کر دیا ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچا کر رکھے)۔

اگر کوئی واضح اور ظاہر دلیل ہے کہ ماں کو زیارت کا حق حاصل ہے، یا پھر صحابہ کرام میں سے کسی ایک کا اپنی مطلقہ بیوی اور بچے کی دیکھ بھال اور حق کے واقعہ وغیرہ ہے کہ انہوں نے ایسی حالت میں کس طرح تصرف کیا تو وہ ہمیں بتائیں ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارا تعاون فرمائیں گے ہمیں بہت زیادہ پریشانی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

منا ملانا بھی تربیت کی ایک قسم ہے جو کہ بچہ والدین کی پرورش میں ہی سیکھتا ہے اور ان دونوں کی دیکھ بھال اور اس کی اچھی تربیت کرنے سے بچے کا جسم بڑھتا اور اس کی عقل میں نمو اور پختگی آتی ہے اور وہ اپنے آپ کو پاکیزہ بنا کر زندگی کے لیے تیار کرتا ہے۔

اور جب والدین کے درمیان علیحدگی ہو جائے اور ان کا کوئی بچہ بھی ہو تو اس صورت میں باپ سے زیادہ ماں کو بچے کا حق ہے جب تک کہ کوئی مانع نہ پایا جائے اور یا پھر بچے میں کوئی وصف ہو جو اختیار کا تقاضہ کرے۔

باپ کے مقابلہ میں ماں کو مقدم کرنے کا سبب یہ ہے کہ ماں کو بچے کی پرورش اور رضاعت کا حق حاصل ہے، اس لیے کہ وہ بچے کی تربیت کرنا زیادہ جانتی ہے اور اسے اس پر قدرت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح اس معاملے میں صبر کرنے کی بھی گنجائش ہوتی ہے جو کہ مرد کے پاس نہیں۔

اور اسی طرح ماں کے پاس تربیت کے لیے وقت بھی زیادہ ہوتا ہے جو کہ مرد کے پاس نہیں اس لیے بچے کی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے ماں کو پرورش اور تربیت کے لیے مقدم کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اس بچے کے لیے میرا بیٹا ایک برتن بنا رہا، اور میری گود اس کے لیے حفاظت کی جگہ رہی اور میرا سینہ اس کے لیے خوراک مہیا کرتا رہا، اور اب اس کا والد سے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تک تو نکاح نہ کر لے اس کی تو بہی زیادہ حقدار ہے۔ مسند احمد (182/2) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2276) مستدرک الحاکم (225/2) امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (بیوی) ایک انصاری عورت تھی جس سے ان کے بیٹے عمر بن عاصم پیدا ہوئے، پھر بعد میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا، ایک دفعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبائگے تو اپنے بیٹے عاصم کو مسجد کے صحن میں کھیلتے ہوئے پایا تو اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر سوار کر لیا

اتنی دیر میں بچے کی نانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی اور بچے کو لینے کی کوشش کرنے لگی حتیٰ کہ دونوں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: میرا بیٹا ہے، اور عورت کہنے لگی یہ بیٹا میرا ہے، تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ اسے اس عورت کو دے دیں تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کوئی بات بھی نہ کی۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو موطن میں روایت کیا ہے (767/2) سنن بیہقی (5/8)۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع اور متصل دونوں طریق سے مشہور ہے اور اہل علم نے اسے قبول کا درجہ دیا ہے۔

اور بعض روایات میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ماں زیادہ مہربان اور رحم کرنے والی اور نرم دل، زیادہ محبت کرنے والی، زیادہ لائق اور جب تک شادی نہ کر لے وہ بچے کی زیادہ حقدار ہے۔

اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ماں زیادہ مہربان اور رحم دل ہوتی ہے، اسی علت اور سبب سے ماں چھوٹے بچے کی زیادہ حقدار ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔